السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے پاس گردن، ہاتھوں سر اور سینے کے زیورات کی صورت میں کچھ چاندی ہے۔ میں نے اپنے شوہر سے کئی مرتبہ یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسے بیچ کر اس کی زکوٰۃ ادا کرے لیکن اس کہنا ہے کہ یہ نصاب سے کم ہے اور اب تقریبا 23 برس گزر گئے ہیں کہ میں نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی، تو سوال یہ ہے کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر یہ چاندی نصاب سے کم ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ یاد رہے چاندی کا نصاب ایک سو چالیس مثقال ہے جو کہ چاندی کے چھپن ریال کے رابر ہے، لہذا چاندی کے زیورات اگر اس مقدار میں ہوں تو علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق ان میں زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ ایک سال گزر جائے۔ زکوٰۃ کی شرح اڑھائی فی صد سالانہ ہے یعنی سو میں سے اڑھائی ریال اور ایک ہزار میں سے پچیس ریال زکوٰۃ ہے۔

سونے کا نصاب بیش مثقال ہے اور اس کی مقدار ساڑھے گیارہ سعودی گنی یا بانوے گرام ہے، لہذا جب سونے کے زیور کا یہ وزن ہو یا اس سے زیادہ ہو تو علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق اس میں زکوٰۃ واجب ہوگی اور شرح زکوٰۃ چالیسواں حصہ یعنی ایک سو گنی میں سے اڑھائی گنی ہے یا پیپر کرنسی یا چاندی کے سکوں کی صورت میں اس کی جو قیمت بنے اور زیورات کا وزن اگر اس سے زیادہ ہو تو اسی حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(ما من صاحب ذہب ولا فضتۃ' لا یودي منہا حقہا' الا اذا کان یوم القیامۃ' صفحت لہ صفائح من نار' فا حمی علیہا فی نار جہنم' فیکوي بہا جنبہ وجبینہ وظہرہ' کلما بردت اعیدت لہ' فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ' حتی یقضی بین العباد' فیري سبیلہ' اما الی الجنۃ' واما الی النار) (صحیح مسلم' الزکاۃ' باب اثم مانع الزکاۃ' ح: 987

''سونے اور چاندی کا ہر وہ مالک جو ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، تو قیامت کے دن سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں پتروں کی صورت میں ڈھال کر ان کے ساتھ اس کی پیشانی، پہلو اور پشت کو اس دن داغا جائے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے اور یہ عذاب اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ تمام انسانوں کا حساب مکمل نہیں ہو جائے گا، پھر یہ اپنے راستہ کو دیکھے گا کہ وہ جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف۔''!

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا جو آپ کے پاس آئی اور اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے "کیا تو اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا:

(ایسرک ان یسورک اللہ بہما یوم القیامۃ سوارین من نار؟ فالقتہما' قالت: ہما للہ ولرسولہ) (سنن ابی داود' الزکاۃ' باب الکنز ما ہو؟ وزکاۃ الحلی' ح: 1563)

''کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی بجائے جہنم کی آگ کے دو کنگن پہنچا دے؟ اس عورت نے وہ دونوں کنگن اتار پھینکے اور کہا یہ دونوں کنگن اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔''

اور اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الزکاۃ: ج 2 صفحہ 122

محدث فتویٰ